وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

تازیانہ

بر محبّین عام دیابنہ

یعنی عام دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ رشتہ کرنے والوں کی شرعی گرفت

مصنف

مفتی محمد احمد رضا قادری مصباحی حنفی دیناجپوری

صدر مفتی دارالافتاء دارالعلوم قادریہ نیچاکھالی، علاقہ داسپاڑا، اتر دیناجپور، بنگال



ناشر

مولانا الیاس اشرفی دارالمطالعہ

متعلم دارالعلوم قادریہ نیچاکھالی،

پوسٹ داسپارا، تھانہ چوپڑا، ضلع اتر دیناجپور، بنگال

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

تازیانہ

بر

مُجِبِّین عام دیابنہ

یعنی عام دیوبندیوں، وہابیوں کے ساتھ رشتہ کرنے والوں کی شرعی گرفت

مصنّف

مفتی محمد احمد رضا قادری مصباحی حنفی دیناجپوری

صدر حنفی دارالافتاء دارالعلوم قادریہ نیچا کھالی، علاقہ داسپاڑا، اتر دیناجپور، بنگال

ناشر

مولانا الیاس اشرفی دارالمطالعہ

متعلقہ دارالعلوم قادریہ نیچا کھالی،

پوسٹ داسپاڑا، تھانہ چوپڑا،

ضلع اتر دیناجپور بنگال

نام کتاب	:	تازیانہ بر محبّین عام دیابنہ
مصنف	:	مفتی محمد احمد رضا قادری مصباحی حنفی دیناجپوری۔
سن اشاعت	:	۲۰۱۶ء
کمپوزنگ	:	رضوی کمپوزرس۔
طباعت	:	نور پرنٹر، لکھنؤ۔ موبائل 9336628735
پروف ریڈنگ	:	مولانا عبدالحکیم رضوی، مولانا عبدالماجد اشرفی
صفحات	:	40
تعداد	:	500
قیمت	:	50روپئے

: ناشر :

مولانا الیاس اشرفی دارالمطالعہ

متعلقہ دارالعلوم قادریہ نیچا کھالی پوسٹ داسپاڑا، تھانہ چوپڑا، ضلع اتر دیناجپور بنگال 733207

فون نمبر 9564767751

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اس مرد قلندر مزاج کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کی پوری زندگی اعلاء کلمۃ اللہ سے عبارت تھی ،میری مراد بلبل بنگال حضرت مولانا الیاس قادری اشرفی نوراللہ مرقدہٗ کی ذات بابرکات ہے۔اور اپنی والدہ ماجدہ کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی دعاؤں کے صدقے میں مجھے مسلک اعلیٰحضرت کی خدمت کا موقع نصیب ہوا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط

ابو حماد محمد احمد رضا قادری مصباحی عفی عنہ

۲/ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

مطابق ۸/ مئی ۲۰۱۶ء

تہدیہ ببارگاہان عالیہ

☆ سراج الامہ کاشف الغمہ امام الائمہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
☆ وغوث الثقلین حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
☆ وخواجہ خواجگاں سلطان الہند حضرت سیدنا معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ
☆ وتارک السلطنت غوث العالم حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
☆ ومجدد اسلام عاشق خیرالانام شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ
☆ وحافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ بانی اشرفیہ مبارکپور
☆ وتمام اکابرین اسلام کی بارگاہ رحمت نشاں میں جن کے نقوش قدم ہمارے لئے مشعل راہ نجات ہیں۔

تیرے غلاموں کے نقش قدم ہیں راہ نجات
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

المفتقیر الیٰ بارگاہ رب قدیر
محمد احمد رضا مصباحی غفرلہ ولابویہ

تصدیق جلیل

خلیفہ حضورتاج الشریعہ محقق مسائل نادرہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ مفتی **محمد رفیق الاسلام** صاحب
قبلہ نوری منظری دیناجپوری مدظلہ العالی والنورانی،صدرشعبہ افتاء جامعہ غوثیہ شکوریہ بلہور کانپور یوپی

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

ایک مسلمان کے لئے اس کا ایمان عظیم ترین دولت ہے جبکہ دنیوی دولت متاع قلیل ہے۔اس متاع قلیل کی حفاظت ہرایک کرتا ہے اسے لٹنے سے بچاتا ہے حالانکہ اس کا لٹیرا ظاہری اسباب کا ہی استعمال کرتا ہے اسکے باوجود اسے ہرطرح کے شبہات کی جگہوں سے بچایا جاتا ہے۔اس کی حفاظت میں ہرایک تدبیر کو بروئے کار لایا جاتا ہے اس کی حفاظت میں معین ومدد کا سبھی احسان مندرہتا ہے۔لیکن بڑا افسوس ان اذہان وفکر کے انصاف پر ہوتا ہے جو اصل دولت سے بے خبر ہیں،اس میں غفلت کے شکار ہیں،لٹیروں کو مواقع فراہم کرتے رہتے ہیں بلکہ اصل دولت پر شب خون مارنے والوں کی حوصلہ افزائی میں پیش پیش رہتے ہیں یہاں تک کہ رشتہ ازداج کی صورت میں انھیں اورانعام دیا جاتا ہے۔

ایک معمولی دنیوی چیز خریدنے والا بھی اسے بار بار پلٹ کر دیکھتا ہے،صحیح وفساد کا امتیاز کرتا ہے کہ کہیں دھوکہ نہ ہوجائے جبکہ اس چیز کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔پھر کہیں عقد بیع ہوتا ہے۔اللہ رحم فرمائے،صحیح ہدایت عطا فرمائے کہ جب یہی آدمی زندگی کا عقد کرتا ہے جس کا تعلق بقائے نسل کے علاوہ اس کے ایمان سے بھی ہے اس وقت یہ بادہ خوار کیوں بن جاتا ہے؟ جبکہ ایمانی دولت اسقدر عظیم ہے کہ یہی دنیا واخرت میں کامیابی کی ضمانت دیتی ہے۔دیوبندیوں کے گاؤں میں رہنا دیوبندی ہونے کی دلیل نہیں لیکن دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا بھی کیا اس کی دیوبندیت پر دال نہیں؟ پھر دیوبندی ہونے کا کیا معنی ہے؟ اہلسنت کے دشمن علماء دیوبند کی خفیہ مکاری ایک یہ بھی ہے کہ اہلسنت سے رشتہ کرواور دیوبندیت بڑھاؤ! شیطان لعین کو بھی مواقع کی تلاش رہتی ہے

کہ کبھی وہ عام اور خاص دیوبندی کا چارہ ڈالتا ہے تو کبھی عالم وجاہل کا داؤں چلاتا ہے اور ہدف صرف اہلسنت کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کے باجود ایمان کی دولت سے مالا مال لوگ بے خبر ہیں ،رشتہ داری کرنے میں بہانے تلاشے جاتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تا کی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سونا پاس ہے، سونا بن ہے، سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے جواں سال عالم شرع حضرت علامہ مفتی محمد احمد رضا صاحب مصباحی کو جو صلح کلیت باز دیوبندی نواز اذہان وفکر کے خلاف علاقہ داسپاڑا ہی نہیں بلکہ دیناجپور میں اہلسنت کی آواز ہیں اور بدمذاہب، غیر مقلدین کے خلاف شمشیر برہنہ ہیں جو قوم کو بیدار رکھنے کی کوشش میں منہمک نظر آتے ہیں۔

اس فتویٰ کو میں نے ابتداء تا انتہاء حرف بحرف بغور پڑھا طبیعت باغ باغ ہوئی دل سے دعائیں نکلی جواب کو علماء امت اور فقہائے اہلسنت کے مطابق پایا انداز تحقیق قابل قدر ہے۔ اپنے موقف کی تائید میں آیات مبارکہ، احادیث کریمہ، اقوال صحابہ، نصوص فقہیہ کو انھوں نے قواعد اصول فقہ کے مطابق پیش کیا ہے۔ مزید اس کی تزئین کاری میں فتاوائے مفتیان اہلسنت نے تو اس فتویٰ کو دستاویز کی حیثیت دیدی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں اور طاقت عطا فرمائے اور اس قلم کو خلاف اسلاف روش سے محفوظ و مامون رکھے، ان کی نظر وفکر کو بزرگوں کے نقوش قدم کے مطابق تدبر سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط دعا گو

محمد رفیق الاسلام نوری منظری غفرلہ

خادم دارالافتاء شکوریہ بلہور کانپور یوپی نزیل وطن مالوف ڈھولوگچھ، رائگنج، اتر دیناجپور، بنگال

۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۸/ فروری ۲۰۱۶ء

حرف حقیقت

از: مدبر قوم وملت حضرت علامہ ومولانا **محمد زین الدین** رضوی ضیائی صاحب قبلہ
صدر تنظیم فلاح المسلمین چوپڑا بازار اتر دیناجپور بنگال

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی نبیه وعلیٰ اٰله وصحبه اجمعین.

چوپڑا تھانہ کا داسپاڑا علاقہ بہت پہلے ہی سے وہابیت کی زد میں ہے وہاں دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے مدرسے بھی چلتے ہیں اور سنیت کے خلاف وہاں سے فتنے گاہ بگاہ اٹھتے رہتے ہیں۔ ۲۰۱۱ء میں یہاں سے ایک غیر مقلد نے بنگلہ زبان میں ایک کتاب لکھی جس کے اندر عورتوں کو جمعہ وعیدین میں شرکت سے روکنے کو غیر شرعی بتانے کے ساتھ ساتھ شان رسالت میں گستاخی کی جرأت بھی کی گئی تھی اور بڑی تعداد میں اس کتاب کو اتر دیناجپور، کوچ بہار، مالدہ، سمیت متعدد اضلاع میں تقسیم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارے علاقہ چوپڑا میں ایک طرح کی شورش پیدا ہوگئی تھی، الحمدللہ ہمارے علماء نے بروقت اپنی دینی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس کتاب کے خلاف سخت نوٹس لیا اور قانونی چارہ جوئی کر کے اس پر بینڈ لگوایا جس کے بعد یہ فتنہ دب گیا۔ اسی دوران ہمیں اس بات کا شدید احساس ہوا کہ چوپڑا تھانہ میں اگر علماء اہلسنت کی ایک یونیٹی قائم ہو تو اس طرح کے فتنوں سے بآسانی نپٹا جاسکتا ہے چنانچہ علماء کے باہمی مشورہ اور تعاون سے ،،تنظیم فلاح المسلمین چوپڑا،، کا قیام عمل میں آگیا اس کے زیر سایہ علاقہ سے بہت سے قبیح رسومات کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور بحمدہٖ تعالیٰ اس میں کامیابی بھی ملی۔ لیکن ہمارے لئے داسپاڑا علاقے کی سنیت کا معاملہ باعث تشویش بنا ہوا تھا کیوں کہ یہاں سنی وغیر سنی میں کچھ فرق ہی نہیں نظر آرہا تھا، اس کے ذمہ دار کچھ ایسے لوگ ہیں جو خود کو سنیت کا بڑا علمبردار بھی ظاہر کرتے ہیں اور عام وہابی اور خاص وہابی کے اقسام نکالتے ہیں اور عام وہابی دیوبندی کے کے ساتھ رشتہ وشادی بیاہ جائز قرار دے کر ان کے ساتھ سنی لڑکے لڑکیوں کا نکاح پڑھا دیتے ہیں حالانکہ خاص

بدمذہب ہی من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کے دائرے میں ہیں اور عام بدمذہب کم از کم ضلالت کے دائرے میں ضرور ہیں اور اہلسنت کے نزدیک دونوں ہی گروہ سے اجتناب ضروری ہے۔ دکھ اس بات کا ہے کہ جن لوگوں کو مسلک کی حفاظت کی تدبیر کرنی چاہئے تھی وہ اسے مٹانے پہ تلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں صلح کلیت کی فضا دن بدن قائم ہوتی چلی گئی۔

اللہ کا شکر واحسان ہے کہ اس علاقہ میں محبّ گرامی حضرت مولانا مفتی احمد رضا مصباحی صاحب قبلہ ایک مردمجاہد کی طرح مسلک کا درد لیکر اٹھے اور ان بیہودہ حرکتوں کی روک تھام کی کوشش کی جس کی وجہ سے ہماری تنظیم کو علاقہ داسپاڑا میں سنیت کا کام کرنے کا سنہرہ موقع نصیب ہوگیا، مفتی صاحب قبلہ خود بھی ہماری تنظیم کے اہم رکن ہیں جن کی مدد سے وہاں پورے علاقے کے علماء اہلسنت کی کئی بڑی بڑی کامیاب میٹنگیں ہوئیں اور مرض صلح کلیت کے علاج کی تدبیر کی گئی، زیرنظر کتاب ،،تازیانہ برمحبین عام دیابنہ ،،بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو بہت ہی صحیح وقت پر پوری توانائی کے ساتھ جلوہ فگن ہے،مزید خوشی کی بات یہ ہے استاذی الکریم حضور رئیس الفقہاء مدظلہ العالی نے اس فتوے کی تصدیق فرماکر اس کی وقعت میں چار چاند لگادیا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس کتاب سے اہلسنت والجماعت کو تقویت ضرور ملے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مفتی صاحب ہمارے دوستوں میں سے ہیں اس لئے ان کی دینی کوششوں کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں کہیں گے لیکن ہاں حضرت کی محنت ولگن اور مسلک اعلیحضرت کے درد کا اندازہ آپ اسی کتاب سے بخوبی لگاسکتے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت مفتی صاحب قبلہ کو جزائے خیر عطافرمائے اور اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف بخشے۔ آمین بجاہ سیدلمرلین ﷺ۔

دعا گو

محمد زین الدین رضوی ضیائی غفرلہ

خادم تنظیم فلاح المسلمین چوپڑابازار ضلع اتر دیناجپور بنگال۔

یہ کتاب دل کی ہیں آیتیں

از: محمد احمد رضا مصباحی

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

میرے لہجے میں میرے مسلک کی سچائی ہے اے سنیوں میری آواز سے آواز ملاتے رہنا

یہ سن ۲۰۰۲ء کی بات ہے جب میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں زیر تعلیم تھا اور میرے والدگرامی بلبل بنگال حضرت مولانا الیاس اشرفی قادری رحمۃ اللہ علیہ سن مذکور کے آخر میں وصال فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون. یہ وہ وقت تھا جب دیوبندیت وہابیت علاقے میں اپنا بال وپر پھیلانے کے لئے اپنی پوری توانیاں صرف کررہی تھی جس کا رد وابطال آپ کی حیات مستعار کا خاص حصہ تھا اور اس وقت علاقے میں آپ ہی کی ذات ایسی تھی جس کی طرف لوگ کسی بھی دینی معاملے کو لیکر بروقت رجوع واطمنان کرسکتے تھے اس لئے یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ والد گرامی کا وصال مجھ سے زیادہ علاقہ کی سنیت کے لئے باعث خسارہ تھا۔

یوں تو لگا ہی رہتا ہے آدمی کا آنا جانا بڑا رنجیدہ کر گیا مگر اسطرح تمھارا جانا

چونکہ والدگرامی کا انداز تبلیغ اور طرز ارشاد نہایت ہی سادہ، عام فہم اور سنجیدگی ومتانت کا نمونہ ہوا کرتا تھا اس لئے لوگ ان کے ارد گرد زیادہ منڈلاتے تھے اور اپنے شکوک وشبہات کو دور کرلیا کرتے تھے۔آپ کے بعد جہاں ایک طرف محفل قدرے بے نور ہوگئی وہیں دوسری طرف بدمذہبوں کی شرارت عام ہونے لگی۔

بس ایک جھلک تم کو دیکھا تھا مگر اب تک آئینے کو حیرت ہے، تصویر کو سکتہ ہے

اس سال جب تعطیل کلاں میں میں گھر آیا تو بالخصوص والدگرامی کے مصاحبین وچاہنے والوں نے دیوبندیت کے خطرات سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں سخت قدم اٹھانے کا مشورہ دیا۔ میں ابتدائی درجات کا ایک ادنیٰ طالب علم اور معاشی حالات سے دوچار گھرانے کا ایک بچہ

بھلا کیا کر سکتا تھا؟ ہاں اتنا ضرور کیا کہ لوگ جہاں کہیں بھی مجھے دینی محافل میں موقع دیتے میں شدت کے ساتھ دیوبندیت اور وہابیت کا رد کرتا تھا جو اگر چہ بعض لوگوں کو ناگوار گزرتا مگر اس کا مثبت نتیجہ یہ سامنے آیا کہ لوگ ان بدمذہبوں کی حقیت سے آشنا ہو گئے اور توفیق یزدانی سے مالا مال لوگ ان سے دور رہنے لگے۔من یھدہ اللہ فلامضل لہ.

گر چہ بت ہیں جماعت کی آستنوں میں مجھے ہے حکم اذاں لاالٰہ الا اللہ

اس درمیان دیوبندیوں نے میرے خلاف سارے حربے استعمال کیئے یہاں تک لڑائی تک کی نوبت آگئی، سنیوں کے تعاون سے بنائی گئی ایک مسجد میں وہابی امام کو مصلیٰ امامت سے ہٹانے کی وجہ سے مجھ پر حملہ کیا گیا، اسی طرح ایک گاؤں میں محفل میلاد میں مجھے مارنے کے لئے گھیر لیا ، چوپڑا تھانے میں مجھ پر مقدمہ کر دیا، چیلنج مناظرہ بھی دیا مگر ہر جگہ ان نامرادوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور بحمدہ تعالیٰ اہلسنت کا بول بالا قائم رہا اور ہے۔ بہت سے لوگوں نے میرے اس اقدام کو حالاں کہ شدت پسندی سے تعبیر کیا اور سخت ناپسند کیا، بلکہ اس سے باز رہنے کا مشورہ بھی بار ہا دیا اور باز نہ آنے پر قطع تعلق بھی کر لیا مگر الحمدللہ اس کی پرواہ نہ مجھے پہلے تھی نہ اب ہے کیوں کہ۔

کچھ سمجھ کر ہی ہوئے ہیں موج دریا کے حریف ورنہ ہم بھی جانتے ہیں عافیت ساحل میں ہے

ہر موڑ پر ناکامی اور ذلت کا تھپڑ کھانے کے بعد ان دشمنان دن وسنیت نے اپنا پینترا بدلا اور اپنے زیر اثر چلنے والے چھوٹے چھوٹے مکتبوں کو برائے نام دارالعلوم میں تبدیل کرنے کا عمل شروع کیا پھر مفت لکھانے پڑھانے کھلانے پلانے کا جھانسہ دیکر سنیوں کے بچوں کو اپنے دام تزویر میں گرفتار کرنے کا گویا مشن چھیڑ دیا۔ علاقائی سنیوں پر بدمذہبوں کی طرف سے یہ ایک ایسی زبردست وار تھی جس کا مقابلہ آسان نہیں تھا اولا تو اس لئے کہ عام لوگ اس کے تباہ کن نتائج سے بیخبر ہوتے ہیں اور ثانیا یہ کہ اس امر کی طرف توجہ دینے کی فرصت کسے میسر؟ یا فرصت ہو بھی تو وسائل کہاں؟۔ مجھے ان تباہ کن حالات پر کڑھتے ہوئے ایک سال کا عرصہ بیت گیا۔

ظلمتوں کے ٹھٹ لگے تھے روشنی کے سامنے موت منھ کھولے کھڑی تھی زندگی کے سامنے

سن ۲۰۰۴ء میں رمضان کی چھٹی میں جب میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے وطن لوٹا تو ایکبار

پھر اسی مخصوص تحریک میں منہمک ہو گیا لیکن اب مجھے آنے والے دنوں میں ایک خطرے کا احساس ہونے لگا تھا جس کے سدباب کے وسائل فی الحال مفقود ہونے کی وجہ سے ابھی سے ایک قسم کی مایوسی ہونے لگی تھی مگر میں نے ہار نہیں مانی اور دل ودماغ کی قوتیں یکجا کر کے ایک زبردست منصوبہ ترتیب دے ڈالا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک خاص موقع کا منتظر رہا، یہ منصوبہ علاقائی سطح پر ایک ایسا دارالعلوم قائم کرنے کا تھا جہاں سے دین وسنیت کی خدمت احسن طریقے پر انجام پائے اور بدمذہبیت کا سدباب ہو سکے۔اپنے اس منصوبے کا اظہار سب سے پہلے میں نے محبّ گرامی حضرت مولانا اسمٰعیل حق اشرفی سے کیا اور اس سلسلے میں وہ ہمارے برابر شریک وسہیم رہے اللہ انھیں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔کچھ کرم فرماؤں نے نااتفاقی کا اظہار بھی کیا جس طرف میں نے توجہ ہی نہیں دی۔

مجرم عشق کے ارمان نرالے دیکھے　　　جرم کا حوصلہ بڑھتا ہے سزا پانے سے

اسی سوچ کے ساتھ ایک دین والد گرامی علیہ الرحمہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی اور اس کے دوسرے دن اپنے یہاں جمعہ میں لوگوں کے سامنے اپنا مدعی رکھا، سرکردہ لوگوں کو تیار کر کے شام کو ایک میٹنگ بلوائی جس میں گاؤں کے سارے جوان بزرگ اکٹھا ہوئے،سب کے سامنے میں نے یہ بات رکھی کہ آپ سب کو لیکر یہاں میں ایک ایسا مدرسہ قائم کرنا چاہتا ہوں جس میں مقامی بچوں کے ساتھ ساتھ باہر کے بچوں کی تعلیم کا بھی معقول انتظام ہو! مجھے یہ کہتے ہوئے حالانکہ ٹالے جانے کا خوف تھا مگر تعجب کی انتہا اس وقت ہوگئی جب ان غریب ومزدور لوگوں نے پورے جوش واعتماد کے ساتھ بیک زبان ہو کر کہا کہ ہم تیار ہیں ہم تیار ہیں۔

سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے؟　　　وہ چیز کیا ہے؟ جو پتھر کو بھی گداز کر دے

سطحی قسم کے لوگوں میں یہ دینی جذبات دیکھ کر میری آنکھیں اس وقت بھی رواں ہوگئی تھیں یاد کرتا ہوں تو اب بھی نم ہو جاتی ہیں۔اے اللہ! ان تمام لوگوں کے ساتھ ہمیشہ لطف ومہربانی کا معاملہ فرمانا جنھوں نے اس مشکل گھڑی میں یہ عظیم کارنامہ کر دیکھایا، قارئین آپ سب بھی ان کو اپنی دعاؤں سے نوازیں۔ان اللہ لایضیع اجر المحسنین.

اس پہلی کامیابی پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور رمضان بھر میں اس کے لئے جس قدر ہوسکا ماحول سازگار کیا بالآخر بعد رمضان آئینہ ہند حضرت سیدنا اخی سراج قدس سرہٗ سعداللہ پور اور قطب الاقطاب حضرت سیدنا علاء الحق پنڈوی قدس سرہٗ کے آستانے پر پوری کمیٹی کے ساتھ حاضری دیکر ۲۰۰۴ء میں دارالعلوم قادریہ اشرف العلوم کا آغاز کیا اور بتوفقہ تعالیٰ سنیوں کے ان تمام بچوں کو جن کو وہابیہ دھوکہ دیکر اپنے مدرسوں میں لے گئے تھے وہاں سے نکالنے میں کامیاب رہا جس کا پہلا ثمرہ یہ ملا کہ تقریبا ۷۰ طلبہ ۳ مدرسین اور ٹین کی چادر و بانس کی لکڑیوں سے بنے تین کمروں پر مشتمل ایک محدود مکان بطور دارالعلوم پورے علاقہ کے سنی مسلمانوں کے لئے رشک گلستاں بلکہ مرکز توجہ بن گیا۔

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے　　　رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

میں یہ بات فخریہ نہیں کہتا کہ علاقہ داسپاڑا کے اندر بدمذہبوں کے مقابلے میں پہلا اور باضابطہ ادارہ قائم کرنے کا اعزاز اس بے مایہ کو زمانہ طالب علمی میں حاصل ہوا تھا لیکن تحدیث نعمت کے طور پر یہ بتانے میں مجھے مسرت کا احساس ہورہا ہے کہ بلبل بنگال حضرت مولانا الیاس اشرفی قادری علیہ الرحمہ کے گاؤں نیچا کھالی کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے یہ شرف عطا کیا کہ علاقہ کا سب سے پہلا مرکزی ادارہ یہیں قائم ہوا، سب سے پہلے اسی جگہ باہری طلبہ کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ رہائش کا بھی انتظام ہوا اور ۱۲ ربیع الاول کے موقع پر سب سے پہلے جلوس محمدی ﷺ بھی اسی جگہ سے نکلا بیشک یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ علاقائی سطح پر اہلسنت کا یہ پہلا ادارہ الحمدللہ پوری توانائی وتندہی کے ساتھ اپنے مقاصد کی جانب رواں دواں ہے جس کے بنیادی مقاصد میں تحفظ سنیت کو اولیت حاصل ہے اور میں زمانہ طالب علمی میں بھی اس کے استحکام کے لئے مسلسل کوشاں رہا ہوں۔

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر　　　نیا زمانہ نئی صبح و شام پیدا کر

۲۰۰۷ء میں جب ادارہ کسی قدر اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا تو شاید کچھ لوگوں کے اندر سے میری ضرورت کا احساس جاتا رہا اور بعض کرم فرماؤں کو بھی لگا کہ اب مجھے کچھ فرصت دی جانی

چاہئے حالانکہ یہ بات وہ مجھسے براہ راست کہہ سکتے تھے کہ میں بھی فرصت کا متمنی تھا لیکن کمیٹی اور بعض مدرسین نے میرے ساتھ جو تکلیف دہ سلوک کیا تھا اس کی چبھن میں ابھی تک محسوس کرتا ہوں لیکن میں نے انھیں دل سے معاف کر دیا ہے۔ **والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین.**

خیر میرے لئے یہ موقع غنیمت ثابت ہوا کیوں کہ اب میں مکمل انہماک کے ساتھ اپنی تعلیم کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور ایک عظیم ذمہ داری سے سبک دوشی پا لیا تھا۔ دارالعلوم سے میری جدائی کا عرصہ مسلسل دس سال پر محیط ہے اس دوران حالات کے تھپیڑوں نے اسے اس قدر لاغر اور نحیف کر دیا تھا کہ بمشکل اس کا وجود نظر آ رہا تھا مزید یہ کہ اب اس کے بالمقابل کچھ اپنے لوگوں نے ادارے کھول لئے، اس کے معاونین کو ورغلا دیا، طرح طرح سے اس کی ترقی کی راہیں بند کرنے کی کوششیں کی گئیں مگر اس علاقہ میں قیام ادارہ کا بنیادی مقصد جو رد مذہبیاں ہیں اس میں علی سبیل الاشتراک سبھی تغافل کے شکار یا ناکام رہے اور بالآخر دس سال بعد یہ سعادت پھر اس ادارے کے حصے میں لوٹ آئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

دسمبر ۲۰۱۳ء کو میں یوپی سے گھر آ گیا اور بعد رمضان جب دوبارہ یوپی جانے کے لئے رخت سفر باندھ رہا تھا تو عید کے دوسرے دن اہلیان مدرسہ بلکہ پورے گاؤں کے لوگ میرے گھر آئے اور مجھے مدرسہ سنبھالنے کے لئے بضد ہو گئے۔ انھوں نے اپنے سابقہ کرتوت پر بڑی ندامت کے ساتھ معذرت کا اظہار کیا، ان کا اصرار اس شدت کا تھا کہ میرے لئے فرار کی گنجائش ہی باقی نہ رہی آخرکار مجھے ان کی خواہش کا احترام کرنا پڑا اور چند ضروری شرطوں کے ساتھ اگست ۲۰۱۴ء کو دارالعلوم چلانے کا بوجھ اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھالیا اب یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہاں سے میری روزی کب تک متعلق ہے **واللہ المستعان وعلیہ التکلان.**

کسی کو دشت نوردی کسی کو دار و رسن   یہ عظمتیں ہیں مقدر کسی کسی کے لئے

ادارے کی ذمہ داری سنبھالتے ہی مجھے علاقے میں جس چیز کا پہلا سامنا ہوا وہ حاسدین

کی جماعت تھی جس میں عام لوگ نہیں مولوی نما لوگ تھے جبکہ دیوبندیت اور وہابیت سے ہماری شرعی واصولی جنگ بہت پرانی ہے، بدمذہبیت کے سد باب کے لئے ہی میں نے دارالعلوم کو قائم کیا تھا اوراسی وجہ سے اب اس کی لگام اپنے ہاتھ میں لینا منظور کیا تھا ممکن ہے اس بنا پر یہ جماعت مجھ سے خفا ہوگئی۔

میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند　　　　اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش

حاسدین ومعاندین کی وجہ حسد وعداوت میری سمجھ سے بالاتر تھی لیکن جب ان سب کا مکروہ چہرہ سامنے آیا تو مجھے بیحد افسوس ہوا اسلئے نہیں کہ وہ مجھے برا جانتے ہیں بلکہ اس لئے کہ یہ لوگ اپنی روزی روٹی کا دھندہ جاری رکھنے کے لئے علاقے کی سنیت کا گلا گھونٹ رہے ہیں بایں طور کہ یہ لوگ سنّیت اور دیوبندیت کے مابین جو خط امتیاز ہے اسے اپنی جاہلانا تھیوری سے مٹاتے چلے جارہے ہیں۔ مثلا دیوبندیوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اس علاقے کے دیوبندی ویسے دیوبندی نہیں ہیں جن سے دوری اختیار کی جائے بلکہ یہ عام دیوبندی ہیں اور فتوائے کفر صرف چار لوگوں پر ہے باقی لوگ بےقصور ہیں اس لئے ان کے ساتھ شادی بیاہ سمیت جملہ مراسم بلا کسی تردد کے جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ یہ مولوی نما نفوس بدمذہبوں خصوصا دیوبندیوں وہابیوں سے اجتناب وانقطاع کے بارے میں علماء اہلسنت کا جو متفقہ فیصلہ ہے اسے ٹھوکر مار کر محض اپنے فاسد زعم اور باطل خیال کو دلیل بنا کر نکاح خوانی کی اجرت کی طمع میں سنی ودیوبندی کے مابین رشتہ وتعلقات کی حمایت کرتے ہیں بلکہ بنفس نفیس نکاح پڑھانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں نیز سیکڑوں کی تعداد میں اس طرح کا نکاح پڑھا کر خود اپنے ہاتھوں سنیت کا بیڑا غرق کرنے کی سعی بھی کر چکے ہیں **العیاذ باللہ تعالیٰ**۔

یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو　　　　اے چشم شعلہ بار زرا دیکھ تو سہی

اس صلح کلی گروہ کا فلسفہ بھی بڑا عجیب ہے کیوں کہ اس علاقے کے دیوبندی خود اقرار کرتے ہیں کہ وہ دیوبندی ہیں لیکن یہ انھیں دیوبندی ماننے کو تیار نہیں اب یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کے مابین چلنے والی اس سمجھوتہ ایکسپریس کا آخری اسٹیشن کونسا ہے؟۔ بہر حال ان لوگوں کی طرف سے

علاقے کی سنیت کو مقتل میں پہنچانے کی دانستہ یا نادانستہ جو کوشش ہو رہی تھی اس کے خلاف آواز بلند کرنا میرا فرض منصبی تھا جس کی ادائے گی کی طرف میں اقدام کر چکا ہوں اللہ کی توفیق سے۔ چنانچہ اس گروہ کا ہمارے خلاف جھوٹے پروپگنڈے پھیلانے کی اور زیر نظر فتویٰ کا منصۂ شہود پر آنے کی وجہ بھی یہی ہے یعنی ہماری مسجد کے مؤذن صاحب دیوبندیوں کے ساتھ رشتہ کرنے اور نکاح پڑھانے کی وجہ سے نکالے گئے تو صلح کلی حضرات ہمارے خلاف استفتاء کر بیٹھے، بقول اکبرالہ آبادی کے۔

حریفوں نے رپٹ لکھوائی جا جا کر تھانے میں　　　سنا ہے اکبر لیتا ہے نام خدا کا اس زمانے میں

مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی جب یہ استفتاء سب سے پہلے ہمارے دارالافتاء میں پہنچا کیوں کہ اب مجھے اپنی بات دلائل کی روشنی میں ان تک پہنچانے کی راہ روشن دیکھائی دے رہی تھی اس وجہ سے میں نے قدرے مفصل انداز میں بڑی تیزی کے ساتھ جواب قلمبند کیا تھا مگر افسوس کہ مہینوں گزر گئے اور وہ ہنوز جواب لینے نہیں آئے۔

شعلے بھڑک رہے ہیں دل بیقرار ہے　　　بیٹھا ہوں رہگذر پہ تیرے انتظار میں

استفتاء کے جواب میں میں نے اس بات کی کوشش کی تھی کہ شرع مطہرہ کا حکم دلائل کی روشنی میں اس قدر واضح و روشن ہو کہ اس ضمن میں آنے والے خدشات کا سدباب ہو جائے اور اس قبیل سے جو کچھ خلجان و تردد بعض اذہان میں پنپ رہے ہوں ان کا ازالہ ہو جائے ہاں حاسدین و معاندین اور ہدایت سے دور لوگوں سے اس کی امید کم ہے پھر بھی ہم ان سے گزارش کریں گے کہ خدارا حق و باطل کو ایک کرنے کی کوشش نہ کیجئے، دیوبندیوں سے دور رہئے کیوں کہ ان سے دوستی دین و ایمان کے لئے زہر قاتل سے بھی خطرناک ہے۔

شب ہجراں کے جاگنے والو!　　　کیا کروگے اگر سحر نہ ہوئی؟

بہر حال جواب جب تحریری شکل میں سامنے آیا تو ہمارے بعض مؤقر احباب و علماء نے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد نہ صرف پسند کیا بلکہ تحریری شکل میں شائع کرنے کا مشورہ بھی دیا اور بعض حضرات کی طرف سے برابر اس کا مطالبہ رہا۔ اس درمیان رئیس الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد رفیق

الاسلام نوری مدظلہ العالی مفتی وشیخ الحدیث جامعہ غوثیہ شکوریہ بلہور کانپور گھر تشریف لائے تو میں نے حضرت کی خدمت یہ تحریر بغرض اصلاح پیش کی۔ بحمدہ تعالیٰ حضرت نے کمال لطف وشفقت سے میری اس گزارش کو قبول فرمایا اور اپنا بیش قیمت وقت دے کر پورے جواب کو من وعن ملاحظہ فرمایا اور اپنی تائید وتصدیق سے اس کی وقعت واہمیت میں چار چاند لگا دیا نیز جلد از جلد اسے شائع کرنے کی تلقین بھی کی جس کے لئے میں حضرت کی بارگاہ میں سراپا سپاس گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو عمر خضر عطا فرمائے کہ آپ نے مجھے جس قدر دعاؤں اور حوصلہ انگیز کلمات سے نوازا وہ بیان سے باہر ہے، سچ یہ ہے کہ جب بھی وہ ملاقات یاد آتی ہے روح تک مسرت میں ڈوب جاتی ہے خوش نصیبی کہ اس وقت بھی برابر آپ کی کرم نوازیاں اس ہیچمدان کے حق میں جاری ہیں۔

چلی جو اہل خرابات میں سرور کی بات　　　سو آج تک مجھے یاد ہے وہ حضور کی بات

یہ استفتاء اور اس کے جواب کا محور چوں کہ وہ لوگ ہیں جن کے نزدیک عام دیوبندی اور ان کے ساتھ رشتہ ومراسم جائز رکھنے والے بالکل بے قصور بلکہ ماجور ہیں اور جو لوگ اس بات کی مخالفت کریں وہ افساد بین المسلمین کے داعی اور سخت مجرم ہیں لہٰذا ایسی ذہنیت کے لئے یہ تحریر ان شاء اللہ آئینہ اور نہ ماننے والوں کے لئے تازیانہ ثابت ہوگی اس لئے اس کا نام ''تازیانہ بر محبین عام دیابنہ'' رکھتا ہوں امید ہے کہ حلقہ علماء میں اسے پذیرائی نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اب یہاں میں اپنے ان تمام بزرگ واحباب علماء کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی بے لوث محبت وحمایت سے ہمارا کاروان شوق منزل کی جانب خرام ناز ہے بالخصوص ناشر مسلک اعلیٰحضرت حضرت علامہ مفتی بشیر الدین صاحب قبلہ رضوی رام گنج، ماہر علم وفن حضرت مولانا مفتی شاعر رضا صاحب قبلہ رضوی استاذ جامعۃ الرضا بریلی شریف، حضرت مولانا زین الدین رضوی صاحب قبلہ صدر تنظیم فلاح المسلمین چوپڑا بازار، حضرت مولانا عباس علی رضوی صاحب قبلہ لکھی پور، حضرت مولانا غلام معصوم رضوی صاحب قبلہ صدر اعلیٰحضرت لائبریری دیگا بناہاٹ، حضرت مولانا مفتی فیروز عالم صاحب قبلہ رضوی صدر مفتی دار العلوم شہود یہ بھینس پٹہ، حضرت حافظ وقاری عبد الحفیظ صاحب قبلہ رضوی گھوروگچھہ، حضرت مولانا اختر رضا رضوی

صاحب قبلہ چوپرا، خلیفہ حضور توصیف ملت حضرت مولانا حافظ وقاری احمد علی رضوی صاحب قبلہ خطیب وامام جامع مسجد دارجلنگ ، حضرت مولانا شاہد رضا صاحب قبلہ رضوی ہرسیا گچھ، حضرت مولانا عالمگیر صاحب قبلہ اشرفی کچا کالی، حضرت مولانا انیس الحق صاحب قبلہ مصباحی دیگابنا، حضرت مولانا شاہد رضا صاحب قبلہ میٹھا پوکھر، حضرت مولانا داؤد عالم اشرفی صاحب قبلہ دلوہ چوپڑا، حضرت مولانا حسین رضا صاحب قبلہ دلوہ چوپڑا، حضرت مولانا مشیر الدین صاحب قبلہ کالا گچھ، حضرت مولانا قاری سمیع اللہ صاحب قبلہ اسلامپور، حضرت مولانا حیات رضا صاحب قبلہ دیوان جاگیر، حضرت مولانا زاہد حسین صاحب قبلہ دھنیا گچھ چوپڑا، حضرت حافظ عبدالحسیب صاحب قبلہ آمتولہ، حضرت مولانا قمر الہدیٰ صاحب قبلہ بکسا باڑی، حضرت مولانا شاہ عالم رضوی صاحب قبلہ آمتولہ چوپرا، حضرت مولانا رفیق عالم رضوی صاحب قبلہ مردھابستی چوپڑا، حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب قبلہ چوپرا، حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب قبلہ اشرفی مدرس مدرسہ فیضان مدینہ ڈونگڑا گچھ داسپاڑا، حضرت مولانا خیر الحق رضوی صاحب قبلہ مدرس مدرسہ فیضان مدینہ، حضرت مولانا اسمٰعیل حق صاحب قبلہ اشرفی وحافظ وقاری رفیق عالم صاحب اشرفی مدرس مدرسہ بشیریہ نندیگچھ ، حضرت مولانا گلزار حسین اشرفی ، چندہ گچھ، حضرت مولانا سراج اظہر اشرفی نیچا کھالی، حضرت مولانا زین العابدین نیچا کھالی، حضرت مولانامعراج الحق اشرفی نیچا کھالی، حضرت مولانا مخلص الرحمٰن اشرفی ٹیپا گاؤں، حضرت مولانا شاہر الاسلام صاحب اشرفی کنٹھی گچھ، حضرت مولانا شاہجہاں اشرفی نظرپور، حضرت منشی نور عالم اشرفی صاحب قبلہ جاگیر بستی علاقہ داسپاڑا، علاوہ ازیں تنظیم فلاح المسلمین چوپڑا و تنظیم اصلاح المسلمین رام گنج کے تمام ارکان سمیت پورے علاقہ کے جمیع علماء اہلسنت عمومی شکریئے کے مستحق ہیں جو بدمذہبوں کے خلاف ہمارے ہر قدم کی حمایت کرتے ہیں اور اپنے اپنے طریقے پر مسلک کی خدمت میں مصروف ہیں خدا ایسے احباب سب کو نصیب کرے بیشک میں ان کے احسانات کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان کے وجود مسعود سے گلشن سنیت کو ہمیشہ سدا بہار رکھے۔ آمین۔

دلشاد وبامراد رہیں مہربان میرے　　　آباد حشر تک رہیں سب قدردان میرے

الحمدللہ مختلف مراحل سے گزرکر کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے ممکن ہے ہماری کوتاہ فہمی وسبک نظری کے باعث اس میں بہت سے خامیاں رہ گئی ہوں اس لئے قارئین سے دست بستہ التماس ہے کہ اگر آپ کو اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس پر کسی طرح کا غلط تبصرہ کرنے کے بجائے براہ راست ہمیں اطلاع دیں تاکہ اس کا ازالہ ہوسکے۔

اے ستارالعیوب! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے یہ کتاب کن لوگوں کی اصلاح کے لئے لکھی ،اے پروردیگار اسے نظر علماء میں مقبول بنادے ،قوم کے لئے نفع بخش بنادے اور اس کام کو میں نے تیری اور تیرے محبوب کی رضا کے لئے کیا ہے اسے قبول فرما ،دنیا میں مجھے اور تمام مسلمانوں کو اصلاح پزیر بنا اور آخرت میں تیرے حبیب ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الرّٰحمین.

والسلام

دعا گوودعاجو

منت کش علماء

ابوحماد **محمد احمد رضا** مصباحی غفرلہ ولابویہ

ابن بلبل بنگال حضرت مولانا الیاس اشرفی قادری علیہ الرحمہ

نیچا کھالی، پوسٹ داسپارا، چوپڑا، اتر دیناجپور بنگال

۷۸۶

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں

(۱) زید جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہے اور مسجد کے مؤذن بھی ہے اس نے اپنے لڑکے کی شادی ایک عام دیوبندی کی لڑکی سے کرایا اور نکاح پڑھانے والا بھی سنی صحیح العقیدہ ہے اور لڑکی کے والد کا کہنا ہے کہ میں دیوبندی نہیں ہوں اگرچہ دیوبندی کی گاؤں میں رہتا ہوں اور ان کی جماعت میں نماز پڑھتا ہوں میں کسی بزرگ سے مرید ہونے کے لئے بھی تیار ہوں اب امام صاحب نے زید کو اذان دینے سے روک دیا اور کہتا ہے کہ تم دیوبندی سے رشتہ کئے ہو تم اذان مت دو۔

لہٰذا ایسی صورت میں زید کو اذان دینے سے روکنا کہاں تک درست ہے؟ اور امام صاحب کا زید کو عہدۂ موذن سے نکال دینا کس قدر صحیح ہے اور ایسا عام دیوبندی جن کو عقائد کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو اس کے ساتھ رشتہ کرنا کیسا ہے؟ مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) عام دیوبندی جن کو عقائد کے بارے میں جانکاری نہ ہو اس کے لڑکے کا نکاح کسی سنی لڑکی کے ساتھ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ عالم دین پڑھائے تو کیا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا؟ یا اس عالم کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

العارض

محمد امیر الاسلام

مسکونہ۔ کنٹھی گچھ، پوسٹ۔ داسپارہ۔ اتر دیناجپور

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم ﷺ

بسم الله الرّحمٰن الرّحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هدایة الحق والصواب.

آجکل بعض لوگ دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ رشتہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے اور منع کرنے پر برامان جاتے ہیں۔ان کے اس ہمت کوشہ دینے والے کچھ ایسے مولوی حضرات ہیں جوخودسنیت کا ٹھیکے دار بنتے ہیں لیکن چند پھوٹی کوڑی کے عوض بلا کسی جھجھک کے ان بدمذہبوں کے ساتھ سنی بچے بچیوں کا نکاح پڑھا دینے میں ذرہ برابر بھی شریعت طیبہ کا لحاظ نہیں رکھتے۔اس کی وجہ سے عام لوگوں میں سنی وغیرسنی کا فرق مٹتا جارہا ہے اور وہ یہ کہنے لگے ہیں کہ اصل میں سنی دیوبندی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ سب بعض مولانا لوگوں کا پھیلایا ہوا فساد ہے۔

حالاں کہ عام سے عام دیوبندیوں کے یہاں رشتہ کرنے کی وجہ سے سنی گھرانوں میں بدمذہبیت کی جولعنت وغلاظت آئی ہے وہ کسی بھی سنی صحیح العقیدہ پر پوشیدہ نہیں بالخصوص علمائے حق اس سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔جبکہ بدمذہبوں کے مفاسد سے بچنے کے لئے شرع مطہرہ نے جوٹھوس قوانین ہمیں عطا کئے ہیں ان میں یہ بات بھی ہے کہ کسی بھی بدمذہب سے نکاح شادی بیاہ وغیرہ رشتہ داری نہ کرو۔مگر براہوان چار، پانچسو روپئے کے حریص اور رشتہء دین وسنیت پر اپنے دنیوی رشتہ کوترجیح دینے والوں کا جوقانون شرع کو مطلق خاطر میں نہیں لاتے اور اس فعل سے منع کرنے پر طرح طرح کے حیلے بہانے کرکے اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور ناخواندہ لوگوں میں جاکر اپنا علمی رعب دیکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ہی برحق ہیں۔نعوذ باللہ۔اس لئے پیش نظر استفتاء کا جواب عرض کرنے سے قبل اس مسئلے کے کچھ خاص گوشوں پر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ہوسکتا ہے کہ یہ میرے ان دینی بھائیوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو جو کسی غلط فہمی کے شکار ہیں۔**اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم.**

دیوبندی وہابی سمیت تمام فرقہ ہائے باطلہ سے شادی بیاہ ودیگر مراسم ناجائز وحرام ہیں کیوں کہ ان میں سے اکثر اللہ ورسول کی شان میں گستاخیاں کرنے کے سبب کافر ومرتد ہیں جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ سے ظاہر ہے۔اور باقی جن کوان کے عقائد کفریہ کی اطلاع نہیں وہ گمراہ وبدمذہب ہیں کیوں کہ وہابیہ دیابنہ کے کفر وضلالت اوراہلسنت وجماعت کے ساتھ ان کی تفریق ومخالفت کی تشہیر علمائے اہلسنت کے ذریعے اس قدر عام ہوچکی ہے کہ کوئی کان اس سے نا آشنا نہیں۔لہٰذا اب ان کو برحق ماننے کی کوئی گنجائش کسی لئے باقی ہی نہ رہی بلکہ ان کے ایمان سوز عقائد کا پردہ چاک کرنے کی وجہ سے علمائے دین کو عام وہابی دیوبندی منہ بھر بھر کر گالیاں دیتے ہیں اور فسادی ،،جھگڑالو،گالی گلوچ کرنے والے بریلوی مولوی وغیرہ نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں حتیٰ کہ علمائے اہلسنت کی تمام باتوں کو جھوٹ پر محمول کرکے بسا اوقات تکرار پہ اتر آتے ہیں اور اب یہ فرق اتنا واضح ہو چکا ہے کہ مدارس،مساجد، جلسے جلوس وغیرہ میں کہیں پر بھی اہلسنت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق اتحاد نہیں یہاں تک کہ وہ فخر کے ساتھ خود کو دیوبندی کہلاتے اور ان میں شمار کرتے ہیں اور اپنا مکمل تعاون انہی گمراہوں کو پیش کرتے ہیں۔بایں وجہ کم ازکم ایسوں کی گمراہی میں کسی سنی صحیح العقیدہ کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہے بھی نہیں۔اسی لئے علمائے اہلسنت نے جہاں خاص وہابیوں کو ان کے کفری عقائد کی وجہ سے کافر قرار دیا وہیں محض ان کی اتباع کی وجہ سے عام دیوبندیوں وہابیوں کو بالاتفاق گمراہ قرار دیا جو بالکل درست ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔﴿ کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریات دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اس میں ان کے موافق یا کم ازکم ان کے حامی یا انھیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ صریح کفر ہے تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد (یعنی دیوبندی) ﴾۔(فتاویٰ رضویہ ج۳ ص۱۷۰)ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں،،﴿ وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ قطعاً یقیناً کفار ومرتدین ہیں،،﴾(ایضاج۶ص۹۰)

لیکن چونکہ کسی فرد معین پر فتوائے کفر دینے کے لئے دلیل قطعی کی ضرورت ہوتی ہے اور احتمال یہ کہ شاید عام طور پر سب کو دیابنہ وہابیہ کے عقائد کفریہ کی اطلاع نہ ہو بس اسی حسن ظن کی وجہ سے بر بنائے احتیاط تعین کے ساتھ ہر دیوبندی وہابی کو کافر نہیں کہتے۔ چنانچہ حضرت مجدد اسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔﴿ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے مگر یہ صرف برائے احتیاط ہے، دربارۂ تکفیر حتیٰ الامکان احتیاط اسی میں ہے کہ سکوت کیجئے پس وہی احتیاط جو وہاں مانع تکفیر ہوئی تھی یہاں مانع نکاح ہوگی﴾۔(فتاویٰ رضویہ ج۱۱ ص۳۸۲)۔اہل علم خوب جانتے ہیں کہ جس کی تکفیر میں سکوت ہے اس کی ضلالت میں کوئی شبہ نہیں۔اور ضلالت وگمرہی کا طوق ان عام دیوبندیوں کے گلے صرف اس لئے پڑا کیونکہ وہ ان حاملین عقائد خبیثہ وکفار ومرتدین زمانہ کی آنکھیں بند کر کے پیروی اور حمایت کرتے ہیں نیز ان کے سامنے شعائر اہلسنت کی قولا وفعلا مخالفت ہوتی ہے اور یہ مطلق تعرض نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اور یہی ان عام دیوبندیوں وہابیوں کی گمراہیت کی دلیل ہے جبکہ حکم رب العلمین واضح ہے۔﴿ یاایھاالذین اٰمنوا لاتتخذوا آبائکم واخوانکم اولیاء ان استحبواالکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظالمون. اےایمان والوں اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں﴾ (التوبہ اٰیت ۲۳ ترجمہ کنز الایمان)۔ اور فرمایا ﴿اذاسمعتم اٰیٰت اللہ یکفربھاویستھزء بھافلاتقعدوامعھم حتیٰ یخوض فی حدیث غیرہ انکم اذامثلھم اور جب تم اللہ کی اٰیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو﴾ (نساء اٰیت ۱۴۰ ترجمہ کنز الایمان)

﴿ وقال اللہ تعالیٰ ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظالمین. اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے بے شک اللہ بے

انصافوں کوراہ نہیں دیتا﴾(مائدہ ایت ۵۱ ترجمہ کنزالایمان)

﴿وقال رسول اللہ ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جوجس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی میں ہوگا﴾(سنن ابی داؤد ج ۲ص ۲۰۳)

﴿وقال ﷺ المرء مع من احب یعنی آدمی اسی کا ساتھی ہے جس سے وہ لگاؤ رکھتا ہے﴾(مسلم ج ۲ص ۳۳۲)﴿وقال ﷺ انت مع من احببت یعنی تو اسی کا ساتھی ہے جس کو چاہتا ہے﴾۔(بخاری ج ۲ص ۱۰۶۹)

﴿وقال رسول اللہ ﷺ: ایاک وقرین السوء فانک به تعرف. یعنی برے مصاحب سے بچ ورنہ تو اسی سے پہچانا جائے گا﴾(ابن عساکر بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۶،ص ۲۰۷) یہ نصوص شرعیہ کسی ایک، دو یا چند افراد کے لئے خاص نہیں ہیں کہ حکم کا انحصار فقط انھیں پر ہو اور اسی خانے کے دوسرے افراد کو اس سے وہ بھی بلا کسی دلیل کے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے بلکہ وہ تمام افراد جو کسی بھی حد تک ان مذاہب باطلہ میں شمار ہوتے ہیں حکم شرعی سب کو عام ہوگا۔

خدارا انصاف کی نظر سے دیکھئے! یہ کسی ایسے ویسے کی بات نہیں بلکہ شریعت کے احکام ہیں جو اس بات پر دال ہیں کہ جو جس گھاٹ کو اختیار کرے گا وہ اسی کا پانی پیئے گا، جو جس کے ساتھ ہوگا وہ اسی کا کہلائے گا پس دیوبندی وہابی خواہ کسی بھی درجے کا کیوں نہ ہو بہر حال دیوبندی وہابی ہی کہلائے گا سنی نہیں کہلائے گا اور ان میں سے وہ جن کو پیشوایان وہابیہ دیابنہ کے کفری عقائد کی اطلاع نہیں ان کے حق میں شرع مطہرہ کا سب سے احتیاطی حکم یہی ہے کہ وہ گمراہ ہیں۔

اس بارے میں چند مشاہیر واکابر اہلسنت کے فتاویٰ کہ عام وہابی دیوبندی بھی گمراہ وبددین ہیں

سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کا فتویٰ

وہابیہ سے میل جول رکھنے والا ضرور وہابی ہے کہ وہابیہ کو گمراہ بد دین نہیں جانتا تو خود گمراہ و بد دین ہے اور اس کے ساتھ مناکحت ہو ہی نہیں سکتی (فتاوی رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۷)

حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کا عام دیوبندی بھی اپنے مولویوں کی اتباع ہی میں سہی کم از کم ضروریات اہلسنت کا عملا منکر ضرور ہیں اور اسی سے اہلسنت و جماعت کے لوگ ان کو دیوبندی وہابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا حکم بیان کرتے ہوئے حضرت حجۃ الاسلام لکھتے ہیں ﴿ضروریات مذہب اہلسنت و جماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب﴾۔ (فتاویٰ حامدیہ ص ۱۳۴)۔

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی قدس سرہٗ کا فتویٰ۔

حضور صدر الشریعہ کی بارگاہ میں ایک ایسے عالم صاحب کے متعلق سوال ہوا جو خود کو سنی صحیح العقیدہ کہلاتا ہے اعلیحضرت قدس سرہٗ سے حسن عقیدت کا دم بھرتا ہے لیکن دیوبندیوں کے ساتھ ہر طرح کے مراسم یگانگت جیسے شادی نکاح، خوشی غمی میں ایک دوسرے کے ساتھ شرکت ایک دوسرے کے گھر آنا جانا وغیرہ سب کچھ روا رکھتا ہے اس کے بارے میں حکم شرع کیا ہے۔ (سوال نامہ طویل ہے اس لئے صرف اس کا مفہوم بیان کیا گیا)

اس کے جواب میں حضور صدر الشریعہ حکم شرع یوں تحریر فرماتے ہیں: زید جب عالم کہلاتا ہے تو ظاہر یہی ہے کہ وہ ضرور ان کے افعال سے واقف ہوگا اگر باوجود اس کے وہ ان لوگوں سے اس قسم کے تعلقات رکھتا ہے تو وہ انھیں میں سے ہے اس کو ہرگز سنی عالم تصور نہ کیا جائے اور نہ اس کو اپنا پیشوا بنایا جائے نہ اس کے ساتھ حسن عقیدت رکھا جائے۔ (فتاویٰ امجدیہ۔ ج ۴، ص ۴۸۰)

اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی اجمل حسین سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

جب زید میلاد قیام استعانت از اولیاء، سوم، چہلم، فاتحہ نیاز وغیرہ مسائل شعار اہلسنت

سے اجتناب کرتا ہے اور ان امور خیر کو نا جائز و بدعت جانتا ہے تو وہ یقیناً وہابی دیوبندی ثابت ہوا (فتاویٰ اجملیہ ج ا ص ۳۱۰)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فی الواقع وہابیہ زمانہ دیوبندی ہوں یا مودودی یا تبلیغی سب پر حکم کفر وارتداد ہے، جو وہابیہ کے عقائد کفریہ سے کوئی عقیدہ رکھتا ہے، یا خود ان کے عقائد سے کوئی کفری عقیدہ نہیں رکھتا ہے، ان کے کسی کفری عقیدہ پر مطلع ہو کر انھیں مسلمان جانتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو مسلمان جانتا ہو، ایسے شخص کو خود محکوم علیہ بالکفر ، (فتاویٰ مفتی اعظم ہند ج ۴ ص ۲۴۴)

وقار الملت حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی پاکستانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

﴿عام دیوبندی جو صرف میلاد قیام فاتحہ وغیرہ میں اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں ان عبارات کفریہ کا انھیں علم نہیں ان کو کافر نہیں کہیں گے وہ وہ گمراہ ہیں۔﴾ (وقار الفتاویٰ ج ا ص ۲۸۴)

فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

﴿دیوبندی عقیدے والے اپنے خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ کے سبب کم از کم گمراہ و بدمذہب ضرور ہیں﴾۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج ا ص ۳۱۸)

عام دیوبندی جن کی ادنیٰ پہچان یہ کہ وہ میلاد قیام گیارہویں وغیرہ سے نا جائز سمجھ کر بچتے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔ ﴿یارسول اللہ، یاغوث اعظم کہنا اور درود فاتحہ میلاد قیام جو عام مسلمانوں میں رائج ہے شرعاً جائز ہے اس کو نا جائز کہنے والا موجودہ زمانہ کے گمراہ فرقہ وہابیہ دیوبندیہ سے ہے﴾۔ (ایضاً ج ۲ ص ۶۱۴)

بعض لوگ ہمیشہ دیوبندیوں وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور مراسم اہلسنت جیسے میلاد قیام نیاز و فاتحہ وغیرہ سے انکار و گریز کرتے ہیں نیز جہاں جیسا دیکھتے ہیں وہاں ویسا ہی کرتے ہیں اور پوچھنے پر جواب دیتے ہیں کہ ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی اور یہ عام دیوبندیت کا ایک ادنیٰ درجہ ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ حضرت فقیہ ملت ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ﴿زید کا یہ کہنا کہ میں نہ سنی بریلوی ہوں اور نہ دیوبندی یہ مکر و فریب ہے اور یہ شخص پکا دیوبندی ہے﴾۔

آگے فرماتے ہیں۔،، زید کے مذکورہ وافعال واقوال سے یہی ظاہر ہے کہ وہ وہابی

دیوبندی جماعت کا پیروکار ہے اور بد مذہب وگمراہ ہے ﴾۔(فتاویٰ فقیہ ملت ج ۱ص ۳۹)﴿جو لوگ صلوٰۃ وسلام کے قائل نہیں ایسے لوگ بد مذہب ہیں ﴾۔(ایضاج ۲،ص ۲۹۳)

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

﴿قیام وسلام وغیرہ مندوبات کے منکر آجکل وہابی دیوبندی ہیں﴾۔(فتاویٰ بحر العلوم ج ۱ ص ۳۱۲)اسی طرح تبلیغی جماعت کے لوگ جو سب کے سب غیر عالم اور جہلا ہوتے ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔﴿تبلیغی جماعت پرانے گمراہوں کا ایک نیا روپ ہے۔جو کلمہ اور نماز کے نام پر سیدھے سادھے عوام کو اپنی گمراہی کے راستہ پر ڈال رہا ہے﴾۔(ایضاج ۲ ص ۹۱)ایک جگہ اور فرماتے ہیں ﴿فروعی امور مثلاً قیام وسلام نیاز وفاتحہ وغیرہ کو ہی بدعات اور ناجائز وحرام کہتا ہے تو یہ گمراہ اور فاسق ہے﴾۔(ایضاص ۳۹۹)اور فرماتے ہیں ﴿دیوبندی اور شیعہ عموماً اہلسنت وجماعت کے نزدیک کافر ہیں﴾۔(ایضاج ۴ص ۳۰۸)

حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ بھاگلپوری ثم مرادآبادی کا فتویٰ

﴿جو وہابی دیوبندی کو اپنا پیشوا مانے وہ سنی ہو ہی نہیں سکتا اس کا دعویٰ پروپیگنڈہ غلط ہے۔وہ یقیناً وہابی ہے﴾۔ایک جگہ فرماتے ہیں ﴿تبلیغی جماعت کی تعظیم اور تبلیغ والوں کی خاطرداری شخص مذکور کی بدمذہبی پر دلیل وافی﴾ایک اور مقام پر آپ سے پوچھا گیا کہ ﴿اگر کسی نے معلوم ہوتے ہوئے (کہ یہ دیوبندی یا وہابی ہے) پھر بھی اس کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے اور یہ بیان دیتا ہے کہ میری نماز سبھوں کے پیچھے ہو جاتی ہے،آخر یہ بھی تو مسلمان ہے،تو ایسے شخص کو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟﴾۔اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ﴿یہ شخص خود بدعقیدہ اور صلح کلی ہے﴾۔آگے فرماتے ہیں ﴿دیوبندی دو درجہ کے ہوتے ہیں،ایک وہ جو حد کفر وارتداد تک ان کی بدعقیدگی پہنچ گئی ہے۔دوسرے وہ جس کی بدعقیدگی حد کفر وارتداد تک نہیں پہنچی ہے﴾۔(حبیب الفتاویٰ ج ۱ص ۲۵۳/۲۵۴/۲۵۶/۲۵۸)۔

مرکز اہلسنت مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

﴿معمولات اہلسنت وجماعت پر اعتراض کرنا کوئی تعجب خیز بات نہیں۔انھیں بدعات

بتانا بھی تعجب نہیں ہے مگر اس باب میں بھی ان کے اقوال الجھے الٹے ہیں اور ان باتوں کا مکمل جواب،، رسائل علماء اہلسنت ،، وجماعت میں مذکور ہیں دیوبندی ان عقائد باطلہ کی ایجاد کر کے خود پکے بدعتی گمراہ وبدمذہب ہیں ﴾۔(فتاویٰ بریلی شریف ص ۶۳)

شہزادہ حکیم الامت حضرت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

آپ کی بارگاہ میں ایک سوال نامہ آیا جس کا ضروری حصہ یہ ہے۔﴿ بکر کہتا ہے جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو بریلوی نہ کہلائے میں اس کو سنی ہر گز نہیں کہہ سکتا وہ میرے نزدیک وہابی دیوبندی ہے اور ان ہی گمراہ فرقے کا ایک فرد ہے میں ڈٹ کر اس کی مخالفت کرونگا،، آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں،، زمانے کے حالات اور زمانہ ساز لوگوں کے پر فریب واقعات کو دیکھتے ہوئے بکر کا قول شرعا بالکل درست ہے ﴾۔(فتاویٰ نعیمیہ ج ۲ ص ۲۵۸ و ۲۷۱)

علمائے اہلسنت کے مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں یہ بات بالکل صاف ہے کہ وہ دیوبندی وہابی جو اپنے اکابر کے کفریات سے باخبر ہیں وہ انھیں کی طرح کفار ومرتد ہیں اور جن وہابی دیوبندی کو ان کے کفریات کا علم نہیں وہ گمراہ وبدمذہب ہیں اور بدمذہبوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اس بارے میں شرعی احکام بالاختصار حسب ذیل ہیں۔

ارشادات قرآنی

﴿**قال اللہ تعالیٰ: ولاترکنوا الیٰ الذین ظلموا فتمسکم النار.** اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئے گی ﴾(سورہ ھود آیت ۱۱۳ ترجمہ کنز الایمان)۔

﴿**قال اللہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطان فلاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین.** اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ﴾۔(سورۃ الانعام آیت ۶۸ ترجمہ کنز الایمان)

﴿**قال اللہ تعالیٰ: ولاتصل علیٰ احد منھم مات ابدا ولاتقم علیٰ قبرہ.** اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا ﴾۔(التوبہ آیت ۸۴ ترجمہ کنز الایمان)

﴿قال الله تعالیٰ: فلاتقعدوا معھم. تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو﴾۔(النساء ایت ۱۴۰ ترجمہ کنز الایمان)

ارشادات رسول ﷺ

بدمذہبوں سے احتراز واجتناب اور دور ونفور کے سلسلے میں آقائے کائنات ﷺ کے چند معزز ارشادات بھی گوش دل کو وا کر کے سماعت کیجئے پھر سوچئے کہ بدمذہبی کیسی خطرناک لعنت اور کتنا بھیانک مرض ہے۔﴿قال رسول اللہ ﷺ :ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے ورنہ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں﴾ (مسلم ج۱ ص۱۰)

﴿قال رسول اللہ ﷺ :اذا رائیتم صاحب بدعة فاکفھروا فی وجھه فان اللہ یبغض کل مبتدع ولایجوز احد منھم علیٰ الصراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب. یعنی جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے ساتھ ترشروئی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ان میں سے کوئی پلصراط پار نہ کر سکے گا بلکہ پارہ پارہ ہو کر آگ میں گر پڑے گا جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں﴾۔(ابن عساکر ج۶ ص ۲۳۳۴)

﴿قال رسول اللہ ﷺ: ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوا ھم وان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتوئکلوھم ولاتناکحوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم. یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑ جائے تو عیادت نہ کرو، مرجائے تو وہاں حاضر نہ ہو، ملاقات ہوجائے تو سلام نہ کرو، نہ ان کے ساتھ مجلس کرو، نہ ان کے ساتھ پیو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو﴾۔(ابن ماجہ باب فی القدر)

﴿قال رسول اللہ ﷺ : من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام. یعنی جس نے بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی﴾۔(کنز العمال ج۱، رقم الحدیث ۱۱۰۲)

﴿قال رسول اللہ ﷺ :من مشیٰ الیٰ صاحب بدعة لیوقرہٗ فقد اعان علیٰ

هـــدم الاســلام. یعنی جوکسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کے لئے چلاتواس نے اسلام کے ڈھانے پرمدد کی﴾۔(کنزالعمال ج۱،رقم الحدیث۱۱۲۳)

اقوال ائمہ اسلام رحمھم اللہ تعالیٰ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:﴿**من جلس مع صاحب بدعة فاحذروه،ومن جلس مع صاحب البدعة لم يعط الحكمة،واحب ان يكون بيني وبين صاحب بدعة حصن من حديد، اٰكل عنداليهودى والنصرانى احب الى من ان اٰكل عند صاحب بدعة.** یعنی جوکوئی کسی گمراہ کے پاس بیٹھےاس سے دوررہواور جوکسی گمراہ کے پاس بیٹھے اس کوحکمت نہیں دی جاتی،اور میں چاہتاہوں کہ میرے اور بدمذہب کے مابین لوہے کی دیوارہوکھڑی ہو،میں یہودی اورنصرانی کے ساتھ کھانازیادہ پسندکرتاہوں بنسبت کسی گمراہ کےساتھ کھانے سے﴾۔(کاشف الغمۃ فی شرح اصول اعتقاداہل السنۃ ص۱۸۶)

سرکارغوث الاعظم حضرت سیدناشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔﴿**وان لايكاثر اهل البدع ولايدانيهم ولايسلم عليهم لان امامناامام احمدبن حنبل رحمة الله عليه قال من سلم علىٰ صاحب البدعة فقد احبه .** یعنی بدمذہبوں کے لئے (ان کی مجلس میں جاکر) کثرت کاباعث نہ بنواوران سے اختلاط نہ کرواوران کوسلام نہ کرو اس لئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کوسلام کیاتو گویااس نے اس سے دوستی کرلی﴾۔(غنیۃ الطالبین ج۱،ص۱۵۱)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ مجادلہ کی اٰیت پاک **لاتجدواقوماالخ.** کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔﴿**فاالاٰية زجر عن التوددالى الكفار والفساق.** یعنی اٰیت کریمہ میں کفاروفساق (گمراہوں) کی دوستی سے زجرامنع کیاگیاہے﴾۔(تفسیر کبیرج۳۰،ص۲۷۸)

صاحب روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اٰیت مذکور کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

﴿**والمرادبمن حاد الله ورسوله المنافقون واليهود والفساق والظلمة والمبدع.** یعنی اٰیت پاک میں اللہ ورسول کی مخالفت کرنے والوں سے مراد منافقین ،یہود،فاسقین،ظالمین اورگمراہ وبدمذہب لوگ ہیں﴾۔(روح البیان ج۹،ص۴۱۲)

آیت مذکور کے تحت صدرالافاضل حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ﴿اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خداورسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مؤدت واختلاط جائز نہیں﴾۔(خزائن العرفان،سورہ مجادلہ پارہ ۲۸)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔﴿من صحح ایمانه و اخلص توحیده فانه لایانس الیٰ مبتدع ولایجالسه ولایوئکله ولایشاربه ولایجالسه ولایصاحبه ویظهر من نفسه العداوة والبغضاء. یعنی جوشخص اپنے ایمان کی صحت اورتوحید میں اخلاص چاہے گا تو یقیناً وہ کسی گمراہ سے انسیت نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ اٹھے گا بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے گا پیئے گا بلکہ وہ اس سے بغض وعداوت کا اظہار کرے گا﴾۔(ایضا)

علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔﴿حکم المبدع البغض والعداوة والاعراض عنه والاهانة والطعن واللعنیعنی بد مذہب کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس کے ساتھ بغض وعداوت رکھیں اوراس سے بچیں اس کی توہین اوراس پرلعن طعن کریں﴾۔ (شرح مقاصد ج۵ ،ص ۲۳۱ بیروت ایڈیشن) صاحب تفسیرات احمدیہ حضرت ملااحمدجیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔﴿ان قوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافروالقعود مع کلهم ممتنع. یعنی قوم ظالم بدمذہب، فاسق، کافرسب کوعام ہےاور ان سب کے ساتھ نشست وبرخواست ناجائزہے﴾۔(تفسیرات احمدیہ ص ۳۰۸) مجدداسلام اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔﴿جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں،اور بدمذہبوں سے محبت توزہرقاتل ہےاس کی نسبت احادیث کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جوخطرعظیم آیاسخت ہولناک ہے﴾۔(فتاویٰ رضویہ ج۶ ،ص ۷۲۰)

بحمدہ تعالیٰ دلائل شرعیہ کی روشنی میں یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی کہ عام یاعرفی وہابی دیوبندی بھی سخت ترین گمراہ وبدمذہب ہیں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول دوستی محبت شادی نکاح وغیرہ سب کچھ ناجائزوحرام ہے۔

یہاں بعض لوگوں کی طرف سے دیئے گئے اس مغالطہ کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے جس کی آڑ میں بڑی شدومد کے ساتھ صلح کلیت کوفروغ دیاجارہاہےاور کچھ شکم پرور مولوی عام خاص

کا ایک طبع زاد فرق نکال کر دھڑلے سے دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ سنیوں کا نکاح پڑھائے چلے جاتے ہیں اور اگر اس پر کوئی ان سے سوال کرے تو نہ صرف جہالت وہٹ دھرمی پہ اتر آتے ہیں بلکہ اس کے خلاف فتویٰ بازی گروپ بازی اور فتنہ وفساد کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس قسم کے لوگ فقہاء و متکلمین کے حسب ذیل قول کو اپنا ڈھال بنائے ہوئے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ﴿**ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیه فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان العمل بالاحتمال النافی.** یعنی کفر سے متعلق اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس میں ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال ایسا ہو جو کفر کی نفی کر رہا ہو تو مفتی اور قاضی کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس احتمال پر عمل کرے جو کفر کی نفی کر رہا ہو﴾۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۷)

حضرت ملا علی نے اولیٰ کا لفظ استعمال فرمایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنا واجب نہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ ﴿علماء فرمودند اگر نود و نہ وجہ کفر دائر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود تصحیح ایں وجہ باید نمود و حکم کفر نباید کرد۔ یعنی علماء فرماتے ہیں کہ اگر (کسی قول میں) ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے تو اسی ایک وجہ کو صحیح قرار دینا چاہئے اور کفر کا حکم نہیں لگانا چاہئے۔﴾ (مکتوبات شریف ج ۳، ص ۳۸)۔

مگر اس باب میں سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان سب سے زیادہ محتاط ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ﴿بالجملہ تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ جرأت و جسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ والعیاذ باللہ رب العٰلمین، فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے ہر قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفظیع ہو حتیٰ الامکان کفر سے بچائیں اگرچہ کوئی ضعیف سے ضعیف نحیف سے نحیف تاویل پیدا ہو جس کی رو سے حکم اسلام نکال سکتا ہو تو اس کی طرف جائیں اور اس کے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں﴾ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۳۱۷)

اہل قبلہ کی تکفیر میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا یہ احتیاط سب سے اعلیٰ درجے پر فائز ہے جیسا کہ آپ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ضعیف سے ضعیف نحیف سے نحیف تاویل کے ذریعے اگر بچانا ممکن ہے تو بچانا فرض قطعی ہے ایک ہزار احتمالات کی موجودگی میں بھی۔ لیکن یہ احتیاط اسی وقت ملحوظ

ہوگا جبکہ واقعی کوئی جائز معنی عدم کفر کا نکلتا ہواور قائل بھی اپنے قول یا فعل سے اس جائز معنی کو متعین کر دے۔ چنانچہ حضرت علامہ مفتی سید محمود احمد رضوی اشرفی ابن حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہما فتاویٰ شامی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ ﴿لیکن یاد رہے کہ یہ احتیاط اسی صورت میں ہے جبکہ واقعی اس عبارت کے ایک صحیح وجائز معنٰی بن سکیں۔ اور قائل بھی خود اپنے کسی قول وفعل سے اس کی تصریح نہ کردے کہ اس کی مراد وہی معنٰی ہیں جن سے کفر عائد ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صحیح وجائز معنٰی نہ بن سکیں تو وہ کلمہ کفر قرار پائے گا اور اگر قائل خود ہی یہ تصریح کردے۔ میری مراد یہی معنٰی کفری ہیں تو پھر اس کی تکفیر کی جائے گی﴾۔ (بصیرت ص ۳۸) لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا جہالت ہے کہ اہل قبلہ میں سے کوئی فرد یا فرقہ جس کو بتاویل کفر سے بچایا گیا ہو وہ گمراہ بھی نہ ہو بلکہ ایسا قول کرنا جس میں احتمالات کفر موجود ہوں خود ہی جہالت وگمرہی کی بات ہے جس سے اجتناب بہر حال واجب ہے اور ایسے فرد پر احتیاطا توبہ وتجدید اسلام کا حکم ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ﴿وہ کلمات جن میں کوئی ضعیف مرجوح روایت بھی اگرچہ اور کسی امام کے مذہب میں عدم کفر کی نکل آئے ان کے ارتکاب سے گو تجدید اسلام کا ونکاح کا حکم دیں مگر اولاد ولد الزنا نہ ہوگی﴾ (فتاویٰ رضویہ ج۱۱، ص۱۵۳) اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قول جو احتمالات کفر کو راہ دے بہر صورت کسی حکم شرعی کے متقاضی ہے یعنی ایسا نہیں کہ اس قول شنیع کے قائل کو جس کو صرف ایک احتمال ایمان کی وجہ سے کفر سے بچالیا گیا اس کو یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور ایسا قول کرنے کی وجہ سے اس سے کوئی باز پرس نہیں کیا جائے گا۔ نہیں بلکہ توبہ کا مطالبہ بشدت اس سے کیا جائے گا تا کہ احتمالات کفر سے اس کا دامن صاف ہو جائے اور پورے طور پر اس کا ایمان محفوظ ہو جائے نیز تا کہ لوگ شریعت کے احترام واکرام سے باخبر ہونے کے ساتھ ساتھ اس طرح کی بولی بولنے سے ڈریں۔

غالبا اسی وجہ سے اس پر تجدید اسلام ونکاح کا حکم ہے مگر اولاد ولد الزنا نہ ہوگی کیونکہ وہی ایک احتمال جو ابھی تک اس کو کفر سے بچائے رکھا ہے اس کا اعتبار کرلیا گیا ہے۔ نیز اس سے یہ عقدہ بھی کھل گیا کہ قول مذکور کا قائل اگر توبہ نہ کرے تو اس پر گمراہی کا حکم عائد ہوگا۔ مگر یہاں یہ شبہ نہ ہو کہ اگر کسی کے اندر ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہا جائے گا۔ ایسا نہیں بلکہ وہ شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ کسی قول کے اند ۹۹ احتمالات کفری کا ہونا اور بات ہے اور کسی فرد کے اندر ۹۹ کفری

باتیں ہونا چیزے دیگر ہے۔الملفوظ میں ہے﴿عرض:حضور جس میں ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کے لئے کیا حکم ہے؟۔ارشاد: کافر ہے۔کوئی نہیں کہ سکتا کہ ایک سجدہ کرے اللہ کو اور ۹۹ مہادیو کو تو مسلمان رہے گا۔اگر ۹۹ سجدے اللہ کو اور ایک بھی مہادیو کو کیا تو کافر ہو جائے گا۔گلاب میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈالا جائے وہ پاک رہے گا یا ناپاک؟﴾(الملفوظ حصہ۲،ص۲۹۱)

الحمدللہ عبارات فقہاء کی روشنی میں جب اس مسئلے کی قدرے وضاحت سامنے آ گئی تو اب عرض کرنا چاہتا ہوں کی اس مسئلہ میں کون سا ایسا پہلو ہے جس کو بنیاد بنا کر وہابی دیوبندی گمراہوں کے ساتھ نکاح ورشتہ داری کو جائز ٹھہرایا جا رہا ہے؟۔العیاذ باللہ تعالیٰ کیا یہ سنیوں کو دھوکہ دیکر راہ صلح کلیت پر گامزن ہونا نہیں ہے؟۔

اس ضمن میں یہاں اس حدیث پاک کی قدرے وضاحت بھی مناسب ہوگی جس میں حضور پاک ﷺ نے اپنی امت کے ۷۳ فرقے کی طرف اشارہ فرما کر ایک فرقہ کو ناجی قرار دیا اور باقی کو ناری۔حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں۔﴿**قال رسول الله ﷺ﴾ تفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحده قالوا من هی یارسول الله قال مانا علیه واصحابی رواه الترمذی.** یعنی میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک کو چھوڑ کر سب جہنم میں میں جائیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت میں کونسا فرقہ جائے گا۔آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ فرقہ جو میرے اور میرے اصحاب کے نقش قدم پر ہوگا﴾(مشکوٰۃ ج۱،ص۳۱)اس میں جن ۷۲ فرقوں کو ناری قرار دیا گیا ہے وہ یا تو اسلام سے خارج ہیں یا اہلسنت سے اگر اسلام سے خارج ہیں تو ان کے کفر میں کوئی شک نہیں اور اگر اہلسنت سے خارج ہیں تو ان کی ضلالت وگمرہی میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر ائمہ نے ان کو گمراہ اور دخول فی النار ہونا بتایا ہے۔حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں۔﴿**ثم قیل: یحتمل امة الدعوة فیندرج سائر الملل الذین لیسوا علیٰ قبلتنافی عدد الثلاث والسبعین،ویحتمل امة الاجابة فیکون الملل الثلاث والسبعون منحصرة فی اهل قبلتناو الثانی هو الاظهر،ونقل الابهری ان المرادبالامة امة الاجابة عندالاکثر.** یعنی کہا گیا کہ اس میں احتمال ہے کہ امت سے مراد امت دعوت ہو لہٰذا ایسی صورت میں وہ تمام ادیان بھی ۷۳ میں

شمار ہوں گے جو ہمارے قبلے پر نہیں ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ امت اجابت ہو لہٰذا ایسی صورت میں ۷۳ میں سے سب کے سب اہل قبلہ میں شمار ہوں گے، اور یہی دوسرا احتمال ہی زیادہ ظاہر ہے، اور شیخ ابہری سے منقول ہے کہ یہاں امت سے امت اجابت مراد ہے﴾ (مرقات المفاتیح ج۱، ۳۸۰) برتقدیر ثانی یہ بات ثابت ہے کہ ۷۳ میں سے ۷۲ خارج اہلسنت اور گمراہ وگمراہ گر۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ﴿وایں فرق ہمہ اہل قبلہ اند وکفر آنہا مذہب اہلسنت وجماعت نہ اگرچہ کفر برآنہا لازم آمدہ ودریں مقام مقال بسیار است۔ یعنی یہ تمام فرقے اہل قبلہ سے ہیں، اہلسنت وجماعت کے مطابق ان پر حکم کفر نہیں اگرچہ کفر ان پر لازم آتا ہو۔ اور اس مقام میں قیل وقال بہت ہے﴾ (شرح سفر السعادۃ ص ۵۸۰)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ﴿مسلمانوں میں ۷۲ فرقے گمراہ ہوں گے اور ایک ہدایت پر﴾ (مراۃ المناجیح ج۱، ص۱۷۰) واضح رہے کہ ان گمراہ فرقوں میں سے بعض لوگوں کی گمراہی حد کفر کو پہنچ چکی ہے اور بعض کی نہیں پہنچی ہے لہٰذا جن لوگوں کا کفر ثابت ہو ان کا حکم وہی ہوگا جو کفار ومرتدین کا ہے اور جن لوگوں کی گمراہی حد کفر کو نہیں پہنچی ان کا حکم ان کے مرتبہ ضلالت کے اعتبار سے ہوگا۔ چنانچہ المعتقد المنتقد میں ہے ﴿**فاقسام الفساد فی الاعتقاد ثلاثة: الاول الکفر** یعنی فساد فی الاعتقاد کی تین قسمیں ہیں جس کی پہلی قسم کفر ہے۔﴾ کفر وکافر کے بارے میں احکام ظاہر وباہر ہیں جو یہاں محتاج بیان نہیں اور فساد فی الاعتقاد کی دوسری وتیسری قسم ضلالت وگمراہی ہے جس کی مختصر وضاحت حسب صراحت کتاب مذکور یہ ہے۔ ﴿**الثانی: المبتدع الذی یدعو الیٰ بدعته:** یعنی فساد فی الاعتقاد کی دوسری قسم کا حامل وہ ایسا گمراہ ہے جو دوسروں کو اپنی گمراہی کی طرف بلاتا ہے﴾ اور اس دوسری قسم کے گمراہ کا حکم یہ ہے۔ ﴿**اما المبتدع الذی یدعو الیٰ البدعة ویزعم ان مایدعو الیه حق فهو سبب لغواية الخلق، فشره متعد فالاستحباب فی اظهار بغضه ومعاداته والانقطاع عنه تحقیره والتشنیع علیه ببدعته وتنفیر الناس عنه اشد** یعنی وہ گمراہ جو اپنی گمراہیت کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جس طرف وہ بلا رہا ہے وہ حق ہے تو وہ خلق خدا کو گمراہ کرنے کا سبب بنے گا اور اس کا شر متعدی ہوگا تو ضروری ہے کہ اس سے بغض

وعداوت کا اظہار کیا جائے اور اس سے قطع تعلق کیا جائے، اس کی تحقیر کی جائے، اس کی گمراہیت کی وجہ سے اس کی مذمت کی جائے اور اس کی طرف سے لوگوں کو سخت نفرت دلائی جائے ﴾ اور فسادفی الاعتقاد کی تیسری قسم کا حکم یہ ہے۔﴿ **الثالث المبدع العامی الذی لایقدر علیٰ الدعوة ولایخاف الاقتداء به فامره اهون فالاولیٰ ان لایفاتح بالتغلیظ والاهانة بل یتلطف به بالنصح،فان قلوب العوام سریعة التقلب،فان لم ینفع النصح .... تاکدالاستحباب فی الاعراض.** یعنی فسادفی الاعتقاد کی تیسری قسم کا حامل وہ ایسا بد مذہب ہے جو اپنی ضلالت کی طرف لوگوں کو بلانے کی قدرت نہیں رکھتا اور نہ اس کے ذریعہ لوگوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے تو اس کا حکم کچھ ہلکا ہے بہتر ہے کہ اولا اس کے ساتھ سختی نہ کی جائے اور نہ اس کی توہین کی جائے بلکہ لطف ومہربانی کے ساتھ اس کو راہ راست پر آنے کی نصیحت کی جائے کیوں کہ عام لوگوں کے دل بہت جلدی پلٹتے ہیں پھر اگر نصیحت اس کو کچھ فائدہ نہ دے تو اب اس سے دور رہنا ضروری ہے ﴾ (المعتقد المنتقد ص۲۲۱/۲۳۲/۲۳۳)

اس تیسری قسم میں جو بدنصیب داخل ہیں وہی عام بد مذہب وگمراہ ہیں اور عام دیوبندی وہابی کا شمار کم از کم اسی قسم میں ہوگا کیوں کہ اس کے نیچے ضلالت کا اور کوئی درجہ نہیں ہے۔

پھر ایسے لوگوں کے ساتھ ابتداء لطف ومہربانی کا معاملہ صرف ان کو راہ راست پر لانے کے لئے کیا جائے گا نہ کہ اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے؟ پھر اگر وہ راہ مستقیم پر گامزن ہونا قبول کر لیتے ہیں جب تو وہ ہمارے سنی بھائی ہیں اور اگر قبول نہیں کرتے تو ان سے دور ونفور واجب۔ واضح رہے کہ ایسوں کے ساتھ لطف ومہربانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان سے رشتہ داری قائم کرلی جائے یا ان کے ساتھ دوسروں کا نکاح پڑھا کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے بلکہ جب تک وہ اپنے عقائد فاسدہ سے تائب نہیں ہوجاتے ان کے ساتھ نکاح شادی بیاہ وغیرہ کرنا کرانا جائز نہیں۔

بتوفقہ تعالیٰ اقوال ائمہ کی روشنی میں جب عام بد مذہبوں کے تعلق سے حکم شرع معلوم ہوگیا تو اب اس استفتاء کا جواب عرض کرتا ہوں جو اس طول بیانی کا محرک بنا۔ اے اللہ!!! حق بیانی کی توفیق عطا فرما، شکوک وشبہات کی تاریکی سے نجات دے، ہمارے دلوں کو پلٹنے سے بچالے اور قبولیت حق کے جذبے سے سرشار کردے کہ تیرے سوا نہ کوئی کارساز ہے نہ نجات دہندہ۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

جواب استفتاء

(۱) زید چاہے مؤذن ہو یا شیخ طریقت حکم شرع سب کے لئے برابر ہے۔اوپر دلائل کے ساتھ یہ بیان ہو چکا کہ عام دیوبندی گمراہ ہیں اور کسی بھی گمراہ کے ساتھ نکاح و رشتہ داری جائز نہیں۔حضرت علامہ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ﴿امت کے صالحین اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ جنتی فرقے کا نام اہلسنت و جماعت ہے اور گمراہ فرقوں کے بارے میں احادیث میں جو احکام بیان فرمائے ان میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ اہلسنت و جماعت کو شادی بیاہ کرنا جائز نہیں﴾۔(وقار الفتاویٰ ج۳،ص۲۸) اب اگر زید نے اپنے لڑکے کی شادی اس عام دیوبندی کی لڑکی سے جائز سمجھ کر کرایا اور نکاح پڑھانے والے نے جائز سمجھ کر پڑھایا تو یہ دونوں بھی اسی کی طرح گمراہ،اور اگر حرام سمجھ کر نکاح کرایا یا پڑھایا تو سخت گنہگار اور فاسق معلن بہر صورت ان پر سچی توبہ واجب ہے۔

لڑکی کے والد کے بارے میں جب یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ عام دیوبندی ہے تو اب اس کا صرف یہ کہہ دینے سے کام نہیں چلے گا کہ [میں دیوبندی نہیں ہوں اگر چہ گاؤں میں رہنے کی وجہ سے ان کی جماعت میں نماز پڑھتا ہوں اور کسی بزرگ سے مرید ہونے کے لئے بھی تیار ہوں] جب تک کہ وہ توبہ کر کے دیوبندیوں سے سارے دینی تعلق توڑ کر اہل سنت و جماعت میں داخل نہ ہو جائے۔کیوں کہ کسی سے مرید ہونے کا وعدہ کرنا سنی ہونے کی نہ تو دلیل ہے نہ پیر مریدی اہلسنت کی علامت بلکہ خود دیوبندیوں میں بھی ہزاروں پیر شیطان ضمیر گشت کرتے رہتے ہیں۔نیز زید پر ضروری تھا کہ پہلے اس عام دیوبندی کو سنی بناتا پھر اس کے ساتھ رشتہ قائم کرتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے جب اس کو عہدۂ مؤذنی سے ہٹا دیا گیا تب جا کر اس نے اپنے دانستہ جرم کو صحیح ثابت کرنے کے لئے امام صاحب کے خلاف محاذ کھولا اسی سے ظاہر ہو گیا کہ وہ کتنا بڑا سنی صحیح العقیدہ ہے۔

بہر حال زید اگر چہ عام دیوبندی کے ساتھ رشتہ کیا مگر پھر بھی اس کی وجہ سے وہ فاسق معلن

ضرور ہے، پھر اگر حرام جان کر کیا تو فاسق فی العمل اور حلال جان کر کیا تو فاسق فی العقیدہ اور فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے ۔ (الملفوظ حصہ اول، ص٦٧) پس ایسی صورت میں زید کو اذان دینے سے روکنا درست اور اس کو عہدۂ مؤذن سے نکال دینا صحیح بلکہ ضروری۔ سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ ایک مقام پر فرماتے ہیں، فاسق کی اذان اگر چہ اقامت شعار کا کام دے مگر اعلام کہ اس کا بڑا کام ہے اس سے حاصل نہیں ہوتا نہ فاسق کی اذان پر وقت روزہ و نماز میں اعتماد جائز، لہٰذا مندوب ہے کہ اگر فاسق نے اذان دی تو اس پر قناعت نہ کریں بلکہ دوبارہ مسلمان متقی پھر اذان دے، تو جب تک یہ شخص صدق دل سے تائب نہ ہوا سے ہرگز مؤذن نہ رکھا جائے اسے مسجد سے جدا کر دینا ضرور ہے،، (فتاویٰ رضویہ ج۵، ص۳٧٦) نیز فاسق شخص کو مؤذن نانے میں اس کی تعظیم ہے جب کہ فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ ہی میں ہے ،،علماء کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مبتدع تو مبتدع فاسق بھی شرعاً واجب الاہانت ہے، اس کی تعظیم ناجائز،، (ایضاج ۱۱، ص۳۹٦) عام دیوبندی گمراہ و بدمذہب ہیں ان کے ساتھ رشتہ کرنا جائز نہیں تفصیلات گذر چکیں۔ واللہ اعلم.

(۲) عقائد کی جانکاری کس کو ہے کس کو نہیں ہے اس کا فیصلہ صرف صورت دیکھ کر نہیں کیا جاسکتا اور نہ شکل دیکھ کر باب عقائد میں عام خاص کی تقسیم کا کچھ اعتبار ہے جب تک کہ اچھی طرح تحقیق نہ کر لی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا شخص جس کو عقائد کے معاملے میں عام سمجھا جارہا تھا وہ خاص نکلے اور جسے خاص سمجھا جارہا تھا وہ عام نکلے اگر چہ علی العموم رہنماؤں کو عقائد کا علم ہوتا ہے۔ پھر جس شخص کا بود و باش دیوبندیوں وہابیوں کے ساتھ ہے یا جس کے عقائد مشکوک ہیں وہ اگر چہ کہے کہ میں سنی بریلوی ہوں پھر بھی اس کے قول کا اعتبار نہیں کیوں کہ بدمذہب جھوٹے تقیہ باز ہوتے ہیں اور دیوبندیوں وہابیوں میں تو جھوٹ اباعن جد رائج ہے اور جب ان کے ساتھ صرف میل جول رکھنے والا اگر سنی ہو بھی جب بھی وہ فاسق معلن فی العمل ہے جیسا کہ اسی فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ٦۲۵ پر ہے۔ تو جو شخص دیوبندی مولویوں کو اپنا امام مانتا ہو، دیوبندیوں کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا رہنا سہنا سب کچھ رہتا ہو اور لوگ اس کو دیوبندی جانتے بھی ہوں اگر چہ عام ہی سہی تو ایسا شخص تو فاسق فی العقیدہ ہے پس سوچا جاسکتا ہے کہ اس کا فسق کس قدر خطرناک ہوگا اور اس کی بات

کس درجہ غیر معتبر ہوگی؟ لہٰذا ایسا شخص ہزار بار کہے کہ میں سچ بول رہا ہوں پھر بھی اس کی بات بلا تحقیق نہیں مانی جائے گی۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿یٰایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علیٰ مافعلتم نٰدمین . یعنی اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ﴾۔ (سورۂ حجرات ایت ٦/ترجمہ کنزالایمان)

اس ایت کے تحت حضرت ملاجیون قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ﴿ان الاٰیۃ دلیل علی ان خبر الفاسق واجب التوقف وتنکیر فاسق ونبالئلتعمیم ای ای فاسق وای خبر کان. یعنی یہ ایت پاک دلیل ہے اس پر کہ فاسق کی خبر واجب التوقف ہے اور ایت میں فاسق اور نبا دونوں نکرہ ہے تا کہ دونون کی تعمیم بیان ہوجائے یعنی فاسق چاہے کیسا بھی ہو اور خبر چاہے کیسی بھی ہو﴾۔ (تفسیرات احمدیہ، ص ٤٦٦) صدرالافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ﴿بعض مفسرین نے کہا کہ یہ ایت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے﴾۔ (خزائن العرفان تحت ایت مذکور) الغرض از روئے شرع یہ بات ثابت ہے کہ دیوبندی وہابی یا کوئی دوسرا فرد جو بدمذہبیت سے متہم ہو بلا تحقیق خاص طور سے باب عقائد میں اس کا کچھ اعتبار نہیں کیوں کہ وہ فاسق فی العمل کے ساتھ ساتھ فاسق فی العقیدہ بھی ہے۔

اور فاسق فی العقیدہ یعنی گمراہ و بدمذہب کا شر بہت زیادہ متعدی ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ نے نکاح سے قبل دین ومذہب کی چھان بین کا حکم فرمایا۔ حضرت بحرالعلوم لکھتے ہیں ﴿حضور ﷺ نے نکاح سے پہلے دین ومذہب کی تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے: فاظفروا بذات الدین۔ دیندار عورتوں سے نکاح کرو اور فرمایا اتقوا خضراء الدین گھوڑے کی ہریالی سے بچو یعنی غلط عورت سے شادی نہ کرو﴾۔ (فتاویٰ بحرالعلوم ج ٢، ص ٤٠٩)

شریعت مطہرہ کا حکم جب اتنا واضح ہے کہ فاسق و بدمذہب کی بات کا اعتبار نہیں اور نکاح سے قبل دین ومذہب کی تحقیق ضروری ہے تو یہیں سے سمجھ جانا چاہئے کہ عام دیوبندی جن کی ضلالت اظہر من الشّمس ہے انکے ساتھ جان بوجھ کر رشتہ کرنا یا ان کی بہن بیٹیوں سے کسی سنی صحیح العقیدہ کا نکاح پڑھانا کس قدر ظلم کی بات ہے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ اگر یہ بھی کہیں انھیں گمراہوں کے رنگ میں رنگ گیا تو

اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ بلکہ تجربات ومشاہدات یہی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ان گمراہوں کے ساتھ رشتہ داریاں کی ہیں ان کے رجحان بدے بدلے سے ہیں اور وہ ان کو اچھا سمجھنے لگے ہیں۔معاذ اللہ رب العلمین۔یہی وجہ ہے کہ جہاں گمراہوں کے ساتھ رشتہ داری کرنے سے شریعت میں بتاکید منع کیا گیا ہے وہیں جو لوگ اس سلسلے میں راستہ ہموار کرتے ہیں انھیں بھی مجرموں میں کے کٹھرے میں لا کھڑا کیا ہے۔اب یہ سوال کہ،،عام دیوبندی جس کو عقائد کے بارے میں جانکاری نہ ہو اس کے لڑکے کا نکاح کسی سنی لڑکی کے ساتھ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ عالم دین پڑھائے تو کیا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا؟،،تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ عام دیوبندی گمراہ ہے اگر چہ عقائد کے بارے اس کو صحیح جانکاری نہ ہو پھر یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ ہر فرد کو ایمان وکفر کے عقائد کا تفصیلی علم بھی ہو بلکہ اس کی گمراہیت پر یہی دلیل کافی ہے کہ لوگ اس کو دیوبندی کہتے ہیں۔اور گمراہ شخص کی مکلّف اولاد جو بلا کسی تردد کے اس کے ساتھ ہوں،اس کے گمراہانہ عقائد پر خاموش ہوں یا اس کی گمراہیت سے راضی ہوں وہ بھی گمراہ ہیں،کیا نہیں دیکھتے کہ دیوبندیوں کے بچے،ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے بہر حال ان کو برحق مانتے ہیں اسی لئے لوگ ان کو بھی دیوبندی ہی کہتے ہیں اور عرف بھی یہی ہے کہ کسی کو دیوبندی کا لڑکا یا دیوبندی کی لڑکی کہنے کا مطلب یہ کہ وہ بھی دیوبندی ہے۔لہٰذا ایسی صورت میں کسی عام سے عام دیوبندی کے لڑکے یا لڑکی کے ساتھ کسی سنی کے لڑکے یا لڑکی کا نکاح پڑھانا وہ بھی کسی عالم دین کے لئے ناجائز وحرام ہے۔ہاں اگر نادانی میں یا دھوکے سے پڑھا دیا تو اس پر کچھ الزام نہیں۔لیکن جب بھی اس پر اطلاع پائے فورا توبہ کرے اور آئندہ ہوشیار رہے۔حضرت فقیہ ملت ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں﴿جب کہ وہابیت عام ہو رہی ہے مولوی صاحب مذکور پر تحقیق لازم تھی۔بلا تحقیق نکاح پڑھا دینے کے سبب جبکہ بعد میں لڑکے کا وہابی ہونا ان پر ظاہر ہوا تو مولوی صاحب توبہ واستغفار کریں﴾۔(فتاویٰ فیض الرسول ج۱،ص۶۰۸)

یہ بھی واضح رہے کہ لاعلمی اور دھوکہ کا اعتبار ایک دو بار نکاح پڑھانے تک ہے لیکن جو بار بار پڑھائے یقیناً وہ جائز ہی سمجھ کر پڑھائے گا۔بہر حال اگر جان بوجھ کر پڑھایا اور حرام سمجھ کر پڑھایا تو مرتکب کبیرہ فاسق فی العمل ہے کیوں کہ فعل حرام میں سعی کرنے والا فاسق ہے جیسا کہ امام اہلسنت فرماتے ہیں﴿حرام میں کسی طرح ساعی ہوا یا اس پر راضی ہوا تو وہ فاسق

ہے ﴾۔(فتاویٰ رضویہ ج۶،ص۵۱۲) اور اگر جائز سمجھ کر پڑھایا تو فاسق فی العقیدہ یعنی ایسا شخص بدمذہب وگمراہ قرار پائے گا کیوں کہ ایسی صورت میں وہ کم از کم مخالف اہلسنت وجماعت ضرور ہے۔حضرت مفتی نظام الدین قادری ملتانی سابق استاذ ومفتی منظر اسلام بریلی شریف لکھتے ہیں ﴿فاسق فی العقیدہ وہ شخص ہے کہ ہم اہلسنت کا ضروریات دین میں مخالف ہو تاویلی خطا کے ساتھ یا مسائل اجماعیہ فرعیہ میں مخالف ہو پس اس کو گمراہ وبدعتی ومبتدع وضال ومضل کہتے ہیں ﴾۔(جامع الفتاویٰ حصہ ۱۵، ج۲،ص۴۰۲)

حاصل جواب یہ ہے کہ خاص دیوبندی کا نکاح اگر جان بوجھ کر کوئی پڑھائے تو وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اور شادی شدہ ہو تو نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور عام دیوبندی کا نکاح اگر کوئی جان بوجھ کر پڑھائے تو اس پر حکم کفر اگرچہ نہیں ہے اور اس وجہ اس سے اس کا نکاح ٹوٹنے کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا مگر ایسا شخص سخت ترین گمراہ وگمراہ گر ہے۔اس پر فوراعلی الاعلان سچی توبہ اور بدمذہبوں سے انقطاع واجب اور اگر توبہ نہیں کرتا تو مسلمانوں پر اس کا شرعی مقاطعہ ضروری یعنی نہ اس کی تعظیم کرنا جائز نہ سلام کرنا جائز نہ اسکو امام بنانا جائز بلکہ اس کے ساتھ وہی سلوک کریں جو اور گمراہوں کے ساتھ کرنے کا شرع مطہرہ نے حکم صادر فرمایا۔﴿**قال اللہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطان فلاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین** اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ﴾۔(سورۃ الانعام ایت ۶۸ ترجمہ کنزالایمان)

ھذاما ظھرلی والعلم بالحق عنداللہ تعالیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین .

کتبہ

الراجی عفور بہ الکافی

ابوحماد محمد احمد رضا القادری المصباحی الحنفی غفرلہ القوی

مفتی حنفی دارالافتاء دارالعلوم قادریہ نیچا کھالی، پوسٹ داسپاڑا، تھانہ چوپڑا

ضلع اتردیناجپور بنگال۔یکم شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ/۲۰مئی ۲۰۱۵ء